



فیصلہ شرعیہ - حرمتِ عمرہ

تألیف
للشیخ محمد بن عبد الوہاب
الحمدی
رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اسلامیہ لاہور

چشمہ سیر و روزنامہ لاہور

اس آیت سے کیا ثابت ہوا (۱) پہلے تمام مہاجرین میں میں خلفاء اور اہل بیت
میں اور انصار اور اہل بیت ان کے شرعی تابع اور ان کی لائن پر چلنے والے
سب کے سب اہل بیت اور دائمی طور پر رہتی ہیں (۲) یہ کہ امتداد سے واضح ہے
اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی (۳) تاقیامت ان کی تقلید اور تابع داری درست
درج ہے (۴) ان سے ناراض رہنا شرعاً حرام ہے (۵) ان کی زندگی پاکیزہ کسی
وجہ سے قابلِ اعتراض نہیں (۶) ان کے طریقے کی مخالفت جنت سے محروم رہنے
کی دلیل ہے (۷) ان کی پیروی و اتباع کی ترغیب ہے۔

(۲) وَالْفَقْرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يُبْعَثُونَ
فَضْلًا مِنْ اللَّهِ وَرِضْوَانًا فَيُخْضَرُونَ لَهُمْ وَيَرْضَوْنَ لَهُمْ وَأُولَئِكَ

”غیبت کامل ایسے فقرائے لئے ہے جنہوں نے اسلام کی خاطر ہجرت کی
اور اپنے گھر و مالوں سے اُن کو نکال دیا گیا اور حالت اُن کی یہ ہے کہ
وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے تھے اللہ اور اس کے رسول کی
مدد کرتے تھے اور ان کی ہر زندگی محض غلوں سے پائی پر مبنی تھی یہ

(۳) وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ فَتْنِهِمْ فَيُتْرَكُونَ مِنْ هَلْجَرِ
الْبَيْتِ وَلَا ذَنْبَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْخَذُونَ
عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَلَوْ كَانُوا مِنْهُمْ فَخَصَامَةً وَمَنْ ثَوَّبَ لِيَوْمٍ فَهُوَ لِيَوْمٍ
هَؤُلَاءِ الْمُهَاجِرُونَ۔

”اور مالی غیبت ان لوگوں کے واسطے ہے کہ مہاجرین سے پہلے انہوں نے
ہجرت اور ایمان کی جگہ میں اپنی سکونت اختیار کی اور وہ ہر ایسے شخص سے
جو ان کی خاطر ان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جاتے، تنہائی محبت کرتے ہیں اور
جو کچھ ان کو خطرناک ہے اس میں حسد نہیں کرتے بلکہ اس پر راضی ہو جاتے
ہیں بلکہ اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم سمجھتے ہیں اور اپنے حصہ

کا اٹھا کر دیتے ہیں اور ہر وہ شخص جو طبعی میل سے محفوظ ہوا وہ قطعی طور پر

فلاح یا فاسد ہے“

(۴) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا وَلِلَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ فِي تَطَوُّرِ الْبَيْنِ أَمْوَالَهُمْ
وَرِضْوَانًا تَرَجَّيْنَاهُمْ۔

”اور مالی غیبت ان لوگوں کے لئے ہے کہ مہاجرین اور انصار کے بعد آنے کے
کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے لئے تو بخش دے ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو کہ ہم
پہلے ایمان سے شرف ہوئے اور ہمارے دلائل ان کی طرف سے کینہ اور عداوت
و کینہ اور دو کینہ ایمان لائے ہیں یعنی یہ سمجھ آئے والے انصار و مہاجرین
اور دیگر صحابہ کے حق میں دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہمارا
دل ان حضرات کے حسد و کینہ سے پاک صاف رکھے اے ہمارے پروردگار حق
کو تو ہمارے حق میں اور رحمت کرنے والا ہے یعنی ہماری یہ دعا قبول فرما“

ان آیات سے کیا ثابت ہوا (۱) ان آیات میں مسلمان کی تین قسم بیان کی گئی ہیں۔
(۲) قبم اول میں بیان ہوا کہ مالی غیبت ایسے مسلمان فقرائے مہاجرین کو دیا جاسکتے ہیں جو
بلا وجہ اپنے گھر و مالوں سے نکال دیا گیا جسے مکہ معظمہ سے مہاجرین کو نکال دیا گیا
(۳) یہ جلا وطنی محض دین کی خاطر ہوئی (۴) یہ مہاجرین اللہ کے فضل اور اس کی رضا
کے منتظر تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے تھے اور یہ مہاجرین
حتیٰ اور قطعی طور پر سچے ہیں (۵) اس میں ترغیب ہے کہ ہجرت اسی طور پر مفید
ہے اور اس قسم کے سچے لوگوں کی پیروی موجب نجات ہے (۶) ان کی مخالفت
غضب الہی کی موجب ہے اور آخرت کی نعمتوں سے محرومی کی علامت ہے۔
(۷) خلفاء اور مہاجرین چر کہ ان مہاجرین میں داخل ہیں لہذا ان کی پیروی نجات کی
مستقیم شکل ہے۔

(۸) قسم دوم میں بتایا گیا ہے کہ مالی غیبت ان کو دینا چاہیے جنہوں نے مہاجرین

سے قبل عیترہ طیبہ کو ہجرت اور ایمان کی بناء بنا رکھا تھا انصار مدینہ رہے اور یہ لوگ مہاجرین سے دلی محبت رکھتے ہیں (۹۹) یہ لوگ مہاجرین کی ضروریات زندگی کو ہر اعتبار سے مقدم رکھتے ہیں (۱۰۰) اپنے حقوق بھی مساویات مہاجرین کو دے دیتے ہیں اور ہر وہ شخص جو کوسد اور مشعل سے اپنے سینہ کراک رکھے دینی فلاح پائیگا (۱۰۱) ان کا پیروی موجب نجات اور ان کی مخالفت عذاب الہی کو دعوت دینا ہے (۱۰۲) اور قسم ثالث میں تشریح ہے کہ جو مہاجرین اور انصار کے بعد آئیں گے ان کی ادھاف کریمہ یہ کہیں گے لمے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے ان گناہوں کو بھی معاف میں جو ہم سے قبل تحصیل ایمان یقین میں ہم سے مسقت لے گئے (۱۰۳) اور ہمارے دلوں میں ان کی نسبت کسی قسم کا حسد و کینہ نہ ڈال ملکہ ہمارے دل کو ان کی محبت سے لبریز کر دے (۱۰۴) اسے ہمارے پروردگار بلا شہ تو بڑا مہربان اور رحمت کرنے والا ہے

بمادان عزیر: ان آیات مندوجہ بالا کے ترجمے سے آپ نے خیال فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم کی کس وضاحت سے اوصاف عالیہ ارشاد فرمائی ہیں کہ جو صحیح معنی میں ایمان دار تھے اللہ اور رسول کی رضا ان کا معیار زندگی تھا باہمی ہر طرح کی کوشش سے ان کے سینے پاک تھے بھائی بھائی تھے وفادار کا جھمبہ تھے عدل و انصاف کے پیکر تھے ایک دوسرے کی فلاح و بہبود کیلئے دست و پا بڑھتے تھے ان کی راست قدمی مشاہدیت تھا ان کی محبت اور اتہار و دخول جنت اور جہات ابدی کا بیش خمیر ہے انکی مخالفت و عداوت ہر طرح کی نیرو برکت سے صریح محرومی ہے اللہ شانہ بہم پہ کو قرآن مجید پڑھنے اور اس پر چلنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق ازید عطا فرمائے۔

فضائل خلفاء الراشد رضی اللہ عنہم

ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور رسولوں کے سوا اہل جنت کے اگلے پچھلے تمام درمیان کے لوگ لوگوں کے سردار ہیں (ترمذی) اور سند نامہ محمد میں ہے کہ جو جو اتان جنت کے بھی سردار ہیں عثمان بن عفانؓ و دنیا و آخرت میں میرے دوست ہیں اس کو ابو بکرؓ نے راءیت کیا ہے اے علیؓ تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے و ترفیہ حضرت علیؓ نے سے منقول ہے جو جو کو ابو بکرؓ اور عمرؓ فضیلت دیگا میں اس کو مغتری کی حد تک نکال دے گا و رجال شہ و طبرہ فرمایا ابو بکرؓ نے ان سے ہوں ابو بکرؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں (ترمذی) فرمایا عثمانؓ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں (ابو نعیم) فرمایا عیساؓ اشرے من کو عمرؓ کی زبان اور دل پر کر دیا ہے (ترمذی) اور تقریباً چھبیس احکام شریعہ میں آپ کی رائے دہی کے مطابق جوئی فرمایا اے علیؓ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارون تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (مسلم) فرمایا ابو بکرؓ میرا رہے اور یہ لقب ان کو اشرعہ نے قرآن میں عنایت فرمایا ہے اور یہ انوں غار ہے سب کھڑکیاں ان کو بھیجیں ہیں مذکورہ کھڑکیاں کی رہنے دو۔ (عبد اللہ بن احمد) فرمایا میں شباطین انس بن کو دیکھتا ہوں کہ عمرؓ کے سامنے سے بھاگ جاتے ہیں (ترمذی) فرمایا میں بھگت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے (ترمذی) فرمایا فی میرے بعد عمرؓ کا خطاب کے ساتھ ہے جہاں وہ عمرؓ (ترمذی) فرمایا میں نے عثمانؓ کا علاج ہم کلثوم سے نہیں کیا مگر سب وئی آسانی فرمایا اللہ تعالیٰ ہر وہ عرفہ عثمانؓ اپنے ملا کر پھر کرتا ہے اور عمرؓ بن الخطابؓ ہر منقولہ اندام میں کوئی فرشتہ نہیں جو عمرؓ کی توفیق نہ کرنا ہوا اور نہیں پڑا یا کوئی شیطان نہیں جو عمرؓ سے بھاگتا ہو۔ (ابن عساکر) فرمایا جنت میں ہر نبی کا رفیق ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے (ترمذی) فرمایا میں کا دلی و مددگار ہیں ہوں اس کا دلی و مددگار علیؓ ہے۔ (احمد و ترمذی) فرمایا کجب عظم اسلام

لائے تو میرے پاس تبرائیل آئے اور کہا کہ عہد کے اسلام سے فرشتے خوش ہوئے (حاکم)۔
 فرمایا عثمان کی شفاعت سے سترہ ارستوج نامہ صاحب جنت میں جائیں گے اور
 عساکر، فرمایا ان دونوں کی افتدا اور پیروی کرو میرے بعد میں یعنی ابو بکر و عمر
 کیونکہ وہ دونوں اللہ کی ولایت شدہ تھے یہی میں نے ان کو پکارا اس نے حلقہ مضبوط
 کو پکڑا اس کو انقطاع نہیں ہے اور جملی اور دین الہی سے کٹا ہے (طبرانی)۔
 فرمایا ابو بکر اور عمر کی دوستی، بیان ہے امدان کی دشمنی کفر ہو میرے صاحب کو بڑا کہے
 اس پر خدا کی لعنت۔ (ابن عساکر)

سامعین یا مکتبین! ان احادیث فضائل کے تراجم پڑھ کر آپ اس نتیجہ پر یقیناً پہنچ
 گئے ہونگے کہ صاحبِ بد تعلقی اور حضور علیہ السلام کے شہرانی وہاں شائع تھے ان میں باہمی کوئی
 معقول اور برش نفعی وہ آپس میں شہر و شکر تھے اور رسول کے محبوب مرعوب تھے دین
 کی خاطر انہوں نے اپنی حیثیت مستعار کو وقف کر رکھا تھا حسبِ وکیلہ بعض وعداوت
 سرحد و ہوا عداوت و لائق وغیرہ اوصاف ذہب سے ان کا سینہ فرزندِ پیشرو پاک تھا
 اوصاف جمدہ عدل و انصاف، امانت و دیانت، صداقت و حمایت، فرد و قتلے
 نزاجت و نظافت، سلوک و خلوص، ایثار و وفاء وغیرہ کے پیکر تھے دعا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا آئے ہی مجھ کو سلام کیا دیا، آسمان سے اُترا
 اس سے پہلے نہ اُترا تھا پس مجھ کو بشارت دی کہ میں اور حسین جو ان بیت کے
 سردار ہیں اور فاطمہ زہرا بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں رہیں عساکر۔
 فرمایا کہ حسن و حسین دنیا میں میرے باغ کے دو پھول ہیں۔ (ترمذی و حضور علیہ
 السلام صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے اور صوف کا ایک کپل اوڑھنے ہوئے
 تھے جس پر کجاہ شتر کی صورت کے نقش تھے کہ حسن ابن علی آگے نہ آپنے انکو کبسل

میں لے آیا پھر میں آئے اُن کو بھی داخل کیا پھر حضرت فاطمہ الزہرا تشریف لائیں
 اُن کو بھی اسی میں داخل کیا پھر حضرت علیؓ اُن کو بھی اسی میں لے آیا اور یہ آیت
 پڑھی جس کا ترجمہ ہے کہ۔

”اے اہل بیت اللہ تعالیٰ ہے چاہتا ہے کہ تمہاری پلیدی دور کرے“ (مسلم) یعنی
 پہل مرتبہ یہ آیت اور ابھی مطہرات کے لئے نازل ہوئی اور اب دوسری مرتبہ
 بطریق اولیت من نفوس اور بطلانِ ہرہ کے تھیں۔ فرمایا مجھ کو کہ اہل بیت زیادہ محبوب
 فاطمہؓ ہیں۔ (ترمذی) فرمایا کہ حسن و حسین دو دلوں عرش کے گوشائے ہیں اور اسکی
 زمین و طبرانی، فرمایا جو حسن و حسین کو دوست رکھتا ہے وہ مجھ کو دوست رکھتا
 ہے اور جو ان کو دشمن چاہتا ہے وہ مجھ کو دشمن چاہتا ہے۔ (ابن ماجہ) فرمایا کہ
 اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے لوح کی کشتی ہو اس پر سوار ہو گیا وہ ہلاک ہونے سے
 بچ گیا اور جو رہ گیا اور سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا یعنی جو ان سے محبت رکھتا ہے وہ
 ان کی محبت اور مروتا نصرت کرتا ہے خدا کی نصرت اور حمایت میں آجاتا ہے (ترمذی)
 بڑا ہے فرمایا کہ میں نے اپنے اللہ سے سوال کیا جو کہ بزرگ ہے کہ میں اپنی امت میں سے
 کسی سے نکاح نہ کروں اور نہ کوئی میری امت میں سے نکاح کرے مگر وہ جنت
 میں میرے ہمراہ ہو پس خدا تعالیٰ نے مجھ کو بیات عطا فرمائی (طبرانی و حاکم)
 فرمایا تم میں پھر اطر پر زیادہ ثابت قدم وہ شخص ہے جس کو میرے اہل بیت اور صاحب
 کی محبت زیادہ ہے۔ (ابن عدی و خود فرمایا یہ دو بیعت حسن و حسین میرے لئے
 ہیں انہی میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو میں ان کو دوست رکھتا اور جو ان
 کو دوست رکھے اس کو دوست رکھتا (ترمذی) فرمایا اللہ کو دوست رکھو واسطے کہ
 تم کو تمہیں کھلائے اور اللہ کی دوستی و میرے مجھ کو دوست رکھو اور میری
 دوستی کی وجہ سے میرے اہل بیت کو۔ (ترمذی)۔

(لئے کرامت کے فضائل)

انما زمین العابدین بن حسینؓ سے صحیحاً کا طریقہ کہ شیعوں کے ہاں بڑی معتبر کتاب ہے۔

میں یونہی قبول ہے، ترجمہ ہے خدا، اصحاب سب پیغمبروں کے کفار کی تکذیب کے وقت ان لوگوں نے انبیاء کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے۔ ان کو تو مغضبت اور رضامندی کے ساتھ یاد فرما اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت یا تنزیل سب پیغمبروں کے، اصحاب پر ہے اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہزادہ انبیاء ہیں، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب باقی سب پیغمبروں کے اصحاب کے سردار ہیں اور اس واسطے ان کے حق میں جناب کا ذکر ان انبیاء نے خاص طور پر یہ عارفانہ فی الواقع نے خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت فائز فرما اور ان لوگوں کو مغضبت و خوشی کے ساتھ یاد فرما۔ اور وہ اصحاب جنہوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ بھی محبت رکھی اور حق صحبت بنائے اور وہ لوگ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی مدد میں اپنا مال و جان بہتر طور پر صرف فرمایا اور حضور علیہ السلام کو اپنے درمیان لے لیا اور دشمنوں کے شر سے حضور علیہ السلام کی محافظت کی، اور آپ کی خدمت کی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے بھی جلدی کی اور آپ کی دعوت اسلام کو قبول کر لیا۔ اور حضور علیہ السلام کا کلمہ اور دین ظاہر کرنے میں اپنی عورتوں و بچوں کو کھڑا کر دیا، یعنی بھرت کی، اللہ کیلئے اور کوئی دنیاوی غرض نہ تھی۔ اور ان کو کام دین کے لئے اپنے باپ داداؤں کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ جنگ و جدال کی اور حضور علیہ السلام کی مدد کی اور جو بھر خدمت وہ لوگ کفار پر غالب آگئے۔

ناظرین کو ہم! ادنیٰ عشق والا بھی جانتا ہے کہ یہ عجمو عہ بالا اور صاحب مسیح صاحبائے ہیں جو کہ ہمارے ہیں اور انصار کا عجمو عہ ہے سب نے مل کر آپ کی مدد کی اور آپ سے لڑنے استقامت اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی میں پیش پیش تھے، یہ نہیں کہ صحابہ سے صرف دو چار کے واسطے یہ سارا کام سرانجام پایا اور یوں کہا جاتے کہ صرف مقداد جابر، ابوذر سے فتوحات اور استقامت کی حدود حاصل ہوئیں۔
تاریخ شاہد ہے کہ غزوہ بدر میں ۳۱۳ صحابی حاضر ہوئے اور جناب امیر ارجمانی

موجود تھے، اور سب جنین میں بارہ ہزار صحابی تھے اور ہر ایک میں تیس ہزار ایسے ہی اکثر عداوت میں ہزاروں صحابی موجود تھے، اور سب کے سب مصروف مدد و نصرت میں رہتے اور سب کو مجموعی طور پر غلبہ حاصل ہوتا تھا۔

ثبات ہوا کہ امام زین العابدین کا مسلک یہ ہے کہ سب صحابہ کی مغضبت ہوئی اور سب صحابہ پر بدبختی میں اور لائق مدح و ثنا انہوں نے حضور علیہ السلام کے ارشادوں پر اپنی جانوں اور مالوں کو قرب کر دیا ان کے خلوص اور صحیح جذبات کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور ان کی مغفرت کا اعلان فرمایا اور ابھی طور پر اپنے صحابہ رحمت میں ان کو ٹھکانا عطا فرمایا اور ان کی اتباع کی ترغیب دی ان کے نظریات کو سراہا اور ان کی شانیں امتیاز کا اظہار کیا حضور علیہ السلام نے ان کی غلصہ خدمت کو پسند فرمایا ان سے راضی ہوئے اور اپنی طور پر حیا و طہر و برہنہ سے مالا مال ہونے کا مشرور و شگاہا یا اور ان کے قول و فعل کو حجت اور باعث نجات قرار دیا، ان کی محبت کو ایمان اور ان کی عداوت کو کفر و انفاق بنا یا یہ طرح سے ان کے رد و اہل کو نظر استحسان دیجھا۔
اللہ تعالیٰ سب کو قرآن مجید اور حدیث شریف اور اقوال و اعمال و نظریات پر چلنے کی توفیق عنانت فرمائے۔ آمین ثم آمین

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲	خطبہ وسبب ایض	۵	قرآن مجید میں ماتم کا حکم اور تہذیب کا اثر
۲۵	کتاب ابن سنت میں سے مدد کی گئی ہے	۶	شیخ تفسیر میں سے ماتم کا حکم اور تہذیب کا اثر
۲۶	کتب ابن تفسیر	۷	حدیث میں سے تہذیب کی زندگی
۲۹	تنبیہ ضروری	۸	امام شافعی میں ماتم کا حکم
۳۰	کتب شیعہ صرف شیعوں پر لازم ہیں	۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ماتم کا حکم
۳۱	امام شافعی	۱۰	حضرت امام حسن و امام حسین سے ماتم کا حکم
۳۲	ابواب البصیر	۱۱	حضرت امام زین العابدین سے ماتم کا حکم
۳۳	الفاظ پر بحث کی تشریح	۱۲	حضرت امام جعفر صادق سے ماتم کا حکم
۳۴	ماتم کے معنی	۱۳	امام باقر سے ماتم کا حکم
۳۵	جوز کے معنی	۱۴	ماتم مرد و عورت کا حکم
۳۶	فروع کے معنی	۱۵	خاصہ اور شادات مذکورہ بالا
۳۷	ماتم کے معنی	۱۶	شرعیہ میں سیاد اور ناجی باس کا حکم
۳۸	ماتم کے معنی	۱۷	سیاد باس فرعون کی باس ہے
۳۹	بجاء 'و لدل' تعزیمت	۱۸	سیاد باس خدا کے دشمنوں کا باس ہے
۴۰	تعزیمت مرد و عورت تعزیمت امام حسین	۱۹	امام حسین سے ماتم کا حکم
۴۱	تعزیمت روحانی امام حسین	۲۰	مرد و عورت کی استیفاء
۴۲	تعزیمت جسمانی امام حسین تعزیمت مرد و عورت	۲۱	شرعیہ میں باس کی تعزیمت مرد و عورت
۴۳	تعزیمت کی مرد و عورت استیفاء	۲۲	تعزیمت جسمانی کا حکم
۴۴	زیارت 'اشہد علیہ السلام کما شہدواؤس'	۲۳	نماز پڑھنے سے ماحول کے سب
۴۵	کے باقی طریقے اور شرعی کے انکار کا نتیجہ	۲۴	علی شافع جو جاتے ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۵	مضمون میں سے استنباط کیا ہے	۵۶	کر بلا میں دوسری تہذیب پانی پینا
۵۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۵۸	جواب تہذیب کے خلاف ہو
۵۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۶۰	وہ مرد و عورت
۶۱	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۶۲	شیعی تہذیب کا اثر و روایت سندہ میں
۶۳	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۶۴	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۶۵	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۶۶	کر بلا کی شرافت اور اس کا حکم
۶۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۶۸	کر بلا کا اثر تہذیب سے زیادہ ہے
۶۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۷۰	رواجی تعزیمت و غیرہ کی غرض و غایت
۷۱	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۷۲	اور اس کی جیس صورتیں
۷۳	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۷۴	قتل امی ایک اور وجہ
۷۵	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۷۶	تعزیمت و غیرہ کے ساتھ قتل ہوئے امام
۷۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۷۸	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے
۷۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۸۰	قرآن شریف میں ناجی باس کا حکم
۸۱	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۸۲	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے
۸۳	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۸۴	حدیث شریف میں ناجی باس کا حکم
۸۵	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۸۶	غیر شرعی مصلحتوں میں سے استنباط کیا ہے
۸۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۸۸	شیعہ علماء اور تہذیب کا حکم
۸۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۹۰	ماتم مرد و عورت کو دیکھنے کا حکم
۹۱	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۹۲	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۹۳	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۹۴	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۹۵	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۹۶	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۹۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۹۸	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۹۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۰۰	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۰۱	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۰۲	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۰۳	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۰۴	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۰۵	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۰۶	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۰۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۰۸	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۰۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۱۰	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۱۱	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۱۲	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۱۳	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۱۴	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۱۵	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۱۶	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۱۷	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۱۸	امام شافعی سے ماتم کا حکم
۱۱۹	تہذیب میں سے استنباط کیا ہے	۱۲۰	امام شافعی سے ماتم کا حکم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۴	تفسیر یہ کی سن	۱۳۰	دلیل ہے حضور علیہ السلام کے وصال
۱۱۵	نہ کی سن	۱۳۱	بیکران پر صائم کرے روئے اور صائم کیا
۱۱۶	وہاں سے دوسری رکعت کا حکم	۱۳۲	جواب پانچ طریقوں پر ہے
۱۱۷	دوسری رکعت میں آواز حرام ہے	۱۳۳	صحابہ کرام کا حضور علیہ السلام کے
۱۱۸	آواز مجلس میں جانے کا اعلان حکم	۱۳۴	وصال پر از خود رفته ہونا
۱۱۹	جہاں تک شریعت پر اثر ہو وہ جگہ تک ہے	۱۳۵	دلیل ہے غزوہ احد میں حضرت
۱۲۰	ایک مجلس میں اور صرف چند ہونا	۱۳۶	غزوہ حضور علیہ السلام نے تم کیا
۱۲۱	حاکم کے لئے لائی جاتا ہے	۱۳۷	حضور علیہ السلام کا کسی میت پر ذرا حضور
۱۲۲	عالمی مجلس میں نکلے سر جانی کا حکم	۱۳۸	ذبح اتنا اور اسی کو جا کر تراویح
۱۲۳	اس میت کا پردہ و شوق کرنا	۱۳۹	نور و تمام شوخ و منوع قرار دیا گیا
۱۲۴	حقانی شیعوں پر اہل بیت کی سنت چھڑا	۱۴۰	دلیل ہے حضرت عمرؓ اپنے بچے کو شمشیر
۱۲۵	ہم پر نہیں اور یہاں شریعت کی انکار کیا	۱۴۱	پر اتہم کیا جواب دو طرح پر
۱۲۶	آواز بندوق میں مدد کرنی حرام ہے	۱۴۲	دلیل ہے حضرت علیؓ اعلیٰ شریعت
۱۲۷	ماہی حضرت اہل بیت خورشید کے پیرو ہیں	۱۴۳	کے موافق تھا
۱۲۸	شیعہ اگر کو ایصال خوب جائز ہے	۱۴۴	جو حد میں اہم کی مخالفت پر
۱۲۹	نام کے جائز ہونے کی دلیل کا رد اور چھٹا	۱۴۵	دلیل ہے محبت کی وجہ سے اہم کرنا
۱۳۰	دلیل ہے انبیاء کرام علیہم السلام اور ان	۱۴۶	بہرہ حضرت امام حسینؓ کا جگہ ذات غیر
۱۳۱	بیعت اللہ ہیں اور انہوں نے اہم کیا	۱۴۷	نہی اہم کیا جواب طریقوں سے
۱۳۲	دلیل ہے قرآن شریف کی رو سے رونا	۱۴۸	قرآن مجید کے خلاف محبت کا اظہار نہ ہونا
۱۳۳	جائز ہے جواب شخص پر آیت کا	۱۴۹	دلیل ہے در حد میں کے رد پر نظم کی
۱۳۴	دلیل ہے قرآن مجید میں ان کا اظہار جائز	۱۵۰	قرآن دیکھا ہے جواب میں طرح پر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	تفسیر شیعہ حسن چھوٹ ہے کی سن	۱۳۱	تقیب وغیرہ کا اظہار خلاف شریعت نہ ہونا
۱۳۶	امہ کی طرف اقترا ہے	۱۳۲	کرنا میں امام حسینؓ کے مقابلہ میں
۱۳۷	تفسیر شیعہ قابل عمل ہے	۱۳۳	سب صراحت شیعہ ہی تھے
۱۳۸	مقبول تفسیر میں غلط فہمی کا ازالہ	۱۳۴	مضمون خطوط شیعہ اہل کو فہم
۱۳۹	شرعی طور پر تفسیر کی حقیقت کا اظہار	۱۳۵	خطوط و اصول کی کتاب
۱۴۰	تفسیر شیعہ چھوڑنے پر کوئی عمل	۱۳۶	ساہان جنگ حضرت امام حسینؓ کے
۱۴۱	مغیر اور موجب نجات نہیں	۱۳۷	ہجیرے ہجرت حضرت امام مسلمؓ کی کو ذکر کرنا
۱۴۲	شیعہ حضرت اہل بیت کی نظروں میں	۱۳۸	حضرت امام مسلمؓ کا مدعو کو فہم اور
۱۴۳	قرآن وحدیث کی رائے شیعہ میں	۱۳۹	شیعان کو فہم کی تسد و سمیت
۱۴۴	کفر و نفاق کے اوصاف ہیں	۱۴۰	حضرت امام حسینؓ کی کو ذکر کرنا
۱۴۵	شیعہ اہل بیت کے منکر ہیں	۱۴۱	حضرت علیؓ کی شہادت اور شیعہ میں
۱۴۶	فدوی اور کیا شیعہ ایک ہی نہیں	۱۴۲	کو فہم کی غدار
۱۴۷	شیعہ اہل بیت اور اہل بیت کے دشمن ہیں	۱۴۳	حضرت امام کا کہ میں شریف فرما چکا
۱۴۸	ادان میں بی دلائل وہی یا رسول اللہ	۱۴۴	کرنا میں امام حسینؓ کو شہید
۱۴۹	وہ و ہر جگہ دلائل و معنی شیعہ میں	۱۴۵	کرنے والے سب شیعہ تھے
۱۵۰	کیا شیعہ کہاں؟ علیؓ فرمے	۱۴۶	شیعان کو فہم پہ وائے آنکریوں
۱۵۱	تفسیر شیعہ کا افعال اور اس کے معنی	۱۴۷	حضرت امام حسینؓ کو شہید کیا
۱۵۲	شیعوں کا اہل اور خدا کی نام	۱۴۸	اور اس کی میں صورتیں
۱۵۳	شیعوں کا اہل لقب رضی اللہ عنہم	۱۴۹	تفسیر کیا تھے ہے
۱۵۴	علیؓ اہل بیت	۱۵۰	شیعہ مذہب میں کو حصر تفسیر ہے
۱۵۵	تفسیر شیعہ مذہب میں	۱۵۱	تفسیر تفسیر کو وہ چھوڑ ہے
۱۵۶	معنی میں استعمال نہیں کیا	۱۵۲	تفسیر کی محبت اور اس پر ثواب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۰	کلی الامت کا انکار	۲۱۰	شیعہ عورت کا نکاح غیر شیعہ اور
۲۲۱	ختم نبوت کا انکار		سنی سے حرام ہے
	شیعہ اور رافضیوں کے متعلق		کیا سنی عورت کا نکاح رافضی
۲۲۲	سلف صالحین کے ارشادات	۲۱۲	شیعہ سے ہو سکتا ہے ؟
۲۲۳	فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم		حضرت اہل بیت اور اہل بیت کرام
۲۲۴	فضائل خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم	۲۱۳	اہل سنت و جماعت کی نظر میں
۲۲۵	فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم		شرعی طور پر کون سے مستحق
۲۲۶	اہل کرام کے فضائل	۲۱۴	عزت میں
۲۲۷	مصنف کی دیگر تصانیف	۲۱۵	بجائے تعزیر اور کیا کرنا چاہیے
۲۲۸	فہرست مضامین	۲۱۶	روئے عام شورہ کے فضائل و احکام
	تمت بحسب	۲۱۷	فرقہ شیعہ رافضیہ کے بعض عقائد